50651 ـ قضاء كے روزے ركھنے سے قبل حاملہ ہونے كى بنا پر روزے نہيں ركھ سكتى

سوال

ميرى بيوى كے ذمہ گزشتہ رمضان المبارك ميں ماہوارى كى بنا پر چھوڑے ہوئے رزوں كى قضاء تھى، اور آنے والے رمضان سے قبل قضاء سے قبل حاملہ ہو گئى، اس كى معالج ليڈى ڈاكٹر نے اس كى كمزورى اور بچے كو ضرر كے انديشے سے اسے حمل ميں بالكل روزہ ركھنے سے منع كر ديا، اور دودھ پلانے كى مدت ميں بھى اس كا احتمال ہے، اس ليے وہ ان ايام كے روزے نہيں ركھ سكتى، اب اسے ان ايام كے متعلق كيا كرنا ہو گا؟
اور رمضان المبارك سے قبل اگر وہ قضاء كے روزے ركھنے كى استطاعت نہ ركھے تو اسے كيا كرنا ہو گا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اللہ سبحانہ وتعالى نے كسى شرعى عذر كى بنا پر چھوڑے ہوئے روزوں كى قضاء ميں آئندہ رمضان شروع ہونے تك وسعت ركھى ہے، ليكن مسلمان كے شايان شان نہيں كہ وہ اس قضاء ميں تاخير كرے؛ كيونكہ ہو سكتا ہے اسے كوئى عارضہ لاحق ہو جائے، يا پھر اس ميں تبديلى آجائے اور اس كے ليے روزے ركھنے مشكل ہو جائيں، يا وہ روزے ركھ ہى نہ سكے، اور خاص كر عورتيں تو حمل حيض اور نفاس كے مسائل سے دوچار رہتى ہيں.

اور جس نے بھى بغير كسى عذر كے قضاء ميں اتنى تاخير كر دى كہ اس كے ليے وقت تنگ ہو جائےاور شعبان بھى گزر جائے اور اس نے قضاء نہ كى ہو تو وہ گنہگار ہے، اور اگر معذور ہو تو اس پر كوئى گناہ نہيں، ليكن دونوں حالتوں ميں اسے دوسرے رمضان كے بعد قضاء كرنا ہو گى، اور اہل علم نے اس پر قضاء كے ساتھ فديہ بھى واجب كيا ہے، كہ ہر دن كے بدلے وہ ايك مسكين كو كھانا دے، اور اسے ادا كرنے ميں زيادہ احتياط ہے, وگرنہ اس كے ليے قضاء ہى كافى ہے.

مزيد تفصيل كے ليے سوال نمبر (26865) اور (21710) كے جوابات كا مطالعہ كريں.

فضيلۃ الشيخ محمد بن صالح العثيمين رحمہ اللہ تعالى سے مندرجہ ذيل سوال كيا گيا:

اگر كوئى شخص دوسرا رمضان شروع ہونے تك روزوں كى قضاء نہ كر سكے تو اس كا حكم كيا ہے ؟

شيخ رحمہ اللہ تعالى كا جواب تھا:

اہل علم کے ہاں مشہور یہی رمضان المبارك کے روزوں کی قضاء دوسرے رمضان تك مؤخر کرنا جائز نہیں، کیونکہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" مجھ پر رمضان المبارك کے روزے ہوتے اور میں ان کی قضاء شعبان کے علاوہ نہیں کر سکتی تھی"

یہ اس کی دلیل ہے کہ دوسرے رمضان کے بعد رخصت نہیں ہے، اور اگر وہ بغیر کسی عذر کے ایسا کرتا ہے تو وہ گنہگار ہے، اور اسے دوسرے رمضان کے بعد قضاء میں جلدی کرنی چاہیے، علماء کرام کا اس میں اختلاف ہے کہ آیا اس پر فدیہ لازم ہے کہ نہیں؟

صحیح یہی ہے کہ اس پر کھانا دینا لازم نہیں، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور جو کوئی مریض ہو یا مسافر وہ دوسرے ایام میں گنتی پوری کرے.

تو اللہ سبحانہ وتعالی نے قضاء کے علاوہ کچھ واجب نہیں کیا.

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (19 / 357).

اور شیخ رحمہ اللہ تعالی سے یہ سوال بھی کیا گیا:

ایك عورت نے گزشتہ رمضان میں روزے چھوڑے اور شعبان کے آخر میں ان کی قضاء کرنا شروع کی تو اسے ماہواری آگئی اور رمضان المبارك شروع ہو گیا، اور اس کا ایك روزہ باقی رہا تو اس پر کیا واجب ہوتا ہے؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

جس دن کی قضاء رمضان سے قبل نہیں کر سکی وہ اس رمضان کے ختم ہونے کے بعد پچھلے رمضان کے روزے کی قضاء کرے.

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (19 / 358).

اور شیخ رحمہ اللہ تعالی سے یہ بھی دریافت کیا گیا:

ایك عورت نے نفاس کی بنا پر رمضان کے روزے نہ رکھے، اور دودھ پلانے کی بنا پر دوسرا رمضان شروع ہونے تك وہ ان کی قضاء بھی نہ کر سکی تو اس پر کیا واجب ہو گا ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

اس عورت کو ان ایام کے بدلے روزے رکھنا ہونگے چاہے وہ دوسرے رمضان کے بعد ہی رکھے، کیونکہ وہ عذر کی بنا پر روزوں کی قضاء نہیں کر سکی، لیکن اگر اس پر کوئی مشقت نہ ہو تو وہ سردیوں میں قضاء کے روزے رکھ لے چاہے ایك دن چھوڑ کر روزہ رکھے، کیونکہ یہ اس پر لازم ہیں، اور اگر وہ دودھ پلا رہی ہے تو اسے دوسرے رمضان کے آنے سے قبل قضاء کی حرص اور کوشش کرنی چاہیے، لیکن اگر ایسا نہ ہو سکے تو وہ دوسرے رمضان تك مؤخر کر سکتی ہے.

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (19 / 360).

جواب کا خلاصہ:

ان ایام کی قضاء آپ کی بیوی کے ذمہ قرض ہے، جب بھی اس کے لیے ممکن ہو وہ ان ایام کی قضاء میں روزے رکھے.

واللہ اعلم .